



سوال

(123) حالت حمل میں دی ہوئی طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست محمد سلیم ولد شہاب الدین نے اپنی بیوی کو اس کی والدہ اور بھائی کے روبرو تین مرتبہ یہ کہہ کر کہ "میں تجھے طلاق دیتا ہوں" چلا گیا جبکہ اس کی بیوی سات آٹھ ماہ سے حاملہ بھی ہے اس کے بارے میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ آیا صلح صفائی کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا کہ طلاق کامل ہو چکی ہے؟ (خواجہ رشید، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حالت حمل میں ہونے والی طلاق کو طلاق سنی کہا جاتا ہے۔ اس طلاق میں عدت کے اندر رجوع کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت صحیح مسلم (۲/۱۰۴۵) (۱۴۱) میں ہے جس میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ سیدنا ابن عمر نے الت حیض میں طلاق دی تو سیدنا عمر کو رسول اللہ نے فرمایا کہ اسے حکم دیں کہ وہ رجوع کرے پھر حالت طہریا حمل میں طلاق دے۔ معلوم ہوا کہ حالت حمل میں دی ہوئی طلاق کا وقوع ہو جاتا ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبُؤْتُنَّ إِتْنًا بَرَّةً مِّنْ ذٰلِكَ إِنِ ارَادُوا إِصْلَاحًا... ۲۲۸... البقرة

"یعنی ان کے خاوند اگر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔" (البقرة: ۲۲۸)

صورت مستولہ میں عدت چونکہ وضع حمل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَآئِ الْأَحْمَالُ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ... ۴... الطلاق

"اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی، پھر جنین) تک ہے۔"

تین بار کھٹی طلاق حین سے ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور قرآن و سنت سے یہی ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِنْسَاكَ بِمَضْرُوبٍ أَوْ تَسْرِيحٍ يَأْخُذَانِ... ۲۲۹... البقرة



قاضی شوکانی نے نیل الاوطار ۶/۲۳۵ پر لکھا ہے کہ اہل علم کا ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ طلاق، طلاق کے پیچھے واقع نہیں ہوتی اور ایسی صورت میں صرف ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ صاحب بحر نے اس کو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ایک روایت سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے طاؤس، عطاء بن جابر بن یزید، ہادی قاسم، ناصر احمد بن عیسیٰ و عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ اور زید بن علی اور متاخرین ائمہ فقہاء محدثین میں سے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہما وغیرہ کا بھی یہی نقطہ نظر ہے۔ مشائخ قرطبہ میں محمد بن بقی، محمد بن عبدالسلام وغیرہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

لہذا مذکورہ بالا صورت میں محمد سلیم ولد شہاب الدین اپنی بیوی سے وضع حمل سے قبل رجوع کر سکتا ہے۔ ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے حلالہ جیسے ملعون فعل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

حداماعمدی والندرا علم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ